41949 - اسلام میں حج کا مقام اور حج فرض ہونے کی شرائط

سوال

اسلام میں حج کا مقام کیا ہے ؟

اور حج کس پر فرض ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بیت اللہ کا حج ارکان اسلام میں سے ایك رکن اور اسلام کی عظیم بنیادوں میں سے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے: گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور یقینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں، اور نماز کی پابندی کرنا، اور زکاۃ ادا کرنا، اور رمضان المبارك کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا "

بیت اللہ کا حج کتاب و سنت کے دلائل اور اجماع مسلمین کے اعتبار سے فرض ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور لوگوں پر اللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے، جو اس کی طاقت رکھے، اور جو کوئی کفر کرے اللہ تعالی جہان والوں سے بے پرواہ ہے آل عمران (97).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لیے تم حج کرو "

اور مسلمانوں کا اس کی فرضیت پر اجماع ہے، اور یہ دین میں ضروری معلوم ہونے والی اشیاء میں سے اس لیے جو کوئی بھی اس کی فرضیت کا انکار کرے اور وہ مسلمانوں کے مابین رہائش پذیر ہو تو وہ کافر ہو گا، لیکن اگر کوئ شخص سستی و کاہلی کے ساتھ اسے ترك کرتا ہے تو وہ بھی عظیم خطرہ سے دوچار ہونے والا ہے.

کیونکہ بعض علماء کرام کا کہنا ہے:

وہ کفر کا مرتکب ہو گا، یہ قول امام احمد کی ایک روایت ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ نماز کے علاوہ کوئی اور عمل ترک کرنے والا کافر نہیں ہو گا تابعین میں سے عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نماز کے علاوہ کسی اور عمل کو ترک کرنا کفر نہیں سمجھتے تھے)

اس لیے جو کوئی بھی حج کرنے میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرے حتی کہ اسے موت آجائے تو وہ راجح قول کے مطابق کافر نہیں، لیکن یہ بہت بڑے اور خطرناک معاملہ میں ہے.

اس لیے مسلمان شخص کو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے جب حج کی شروط پوری ہو جائیں تو فوری اور جتنی جلدی ہو سکے حج کر لینا چاہیے کیونکہ جتنی بھی فرض اشیاء ہیں وہ فوری طور پر سرانجام دینی چاہیں لیکن اگر اس کی تاخیر میں کوئی دلیل ہو تو کوئی حرج نہیں.

ایک مسلمان شخص اس پر کیسے راضی ہو سکتا ہے کہ استطاعت کے باوجود وہ بیت اللہ کا حج نہ کرے اور وہاں تک آسانی سے پہنچنے کی سہولت ہونے کے باوجود ترک کردے؟ !

اور وہ اس میں تاخیر کیسے کر رہا ہے حالانکہ اسے علم ہی نہیں کہ ہو سکتا ہے اس سال کے بعد آئندہ برس وہ وہاں نہ پہنچ سکے؟ !

ہو سکتا ہے قدرت اور طاقت ہونے کے بعد وہ اس سے عاجز ہو جائے، اور مالدار ہونے کے بعد وہ فقر اور تنگ دستی کا شکار ہو جائے، اور ہو سکتا ہے آئندہ برس اسے موت آ جائے اور وہ حج کے وقت زندہ ہی نہ ہو حالانکہ اس پر حج فرض ہو چکا تھا، اور پھر وہ اپنے ورثاء کو حج کی قضاء سونپ کر چلتا بنے.

حج فرض ہونے کی شروط:

فرضیت حج کی پانچ شرطیں ہیں:

پہلی شرط: اسلام

اس کی ضد کفر ہے اس لیے کافر پر حج فرض نہیں، بلکہ اگر کافر حج کرے بھی تو اس کا حج قبول نہیں ہو گا.

دوسری شرط: بلوغت:

اس لیے نابالغ بچے اور بچی پر حج فرض نہیں، اور اگر بچے نے بلوغت سے قبل حج کر بھی لیا تو اس کا حج صحیح

ہے اور یہ نفلی حج ہو گا اس کا اجروثواب بھی اسے حاصل ہو گا، لیکن بالغ ہونے کے بعد اسے فرضی حج کی ادائیگی کرنا ہو گی، کیونکہ بلوغت سے قبل حج کرنے سے فرضی حج ادا نہیں ہوتا.

تیسری شرط: عقل

اس کا ضد جنون اور پاگل پن ہے، اس لیے مجنون پر حج فرض نہیں، اور نہ ہی اس کی جانب سے حج کیا جائے گا.

چوتھی شرط: آزادی

اس لیے غلام پر حج فرض نہیں، اور اگر وہ حج کرے تو اس کا حج صحیح ہے اور یہ نفلی حج ہو گا، اور جب وہ آزاد ہو جائے تو اس پر حج فرض ہے استطاعت کے بعد اس کی ادائیگی کرے گا، کیونکہ آزاد ہونے سے قبل حج کی ادائیگی سے فرضی حج ادا نہیں ہوتا.

بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ:

جب غلام اپنے مالك کی اجازت سے حج کرے تو یہ فرضی حج سے کفائت کر جائے گا، اور راجح قول بھی یہی ہے.

پانچویں شرط: مالی اور بدنی استطاعت

عورت کے لیے محرم کا ہونا استطاعت میں شامل ہے، اگر اس کا محرم نہیں تو اس پر حج فرض نہیں ہو گا " انتہی .